حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لجنہ اماء اللہ کیرالہ (بھارت) کے اجلاس سے روح پرور خطاب فرمودہ 26 نومبر 2008ء

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

مجھے اس بات کی بڑی خوشی ہے کہ آج اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ لجنہ اماء اللہ کالیکٹ یا ہندوستان کے اس علاقہ کی جو جنوبی علاقہ ہے اس کی لجنہ سے براہ راست کچھ باتیں کروں۔

آپ جو لجنہ اماء اللہ کہلاتی ہیں۔ بہت ساری ممبرات جو ہیں انہوں نے کبھی سوچا بھی نہیں ہوگا، اس پر غور نہیں کیا ہوگا کہ لجنہ اماء اللہ جو آپ کا نام رکھا گیا ہے یہ بڑا سوچ بچار کر، بڑا اہم نام ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی باندیاں، اللہ تعالیٰ کی خدمت گزار، اللہ کے دین کا کام کرنے والیاں۔ پس آپ وہ باندی اور لونڈی ہیں جو زبردستی لونڈی نہیں بنائی گئی جس طرح غلام بنائے جاتے ہیں۔ بلکہ آپ نے اس زمانہ کے امام کی بیعت کر کے اپنے آپ کو اس کام کے لئے پیش کیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر چلنے والی بنیں گی۔ اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والی بنیں گی اور اس کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہیں گی۔ یہ آپ اپنے عہد میں دوہراتی ہیں کہ ہم اپنی خوشی سے دین کی خاطر، جماعت کی خاطر ہر قربانی کے لئے مال، وقت اور جان کی قربانی کے لئے تیار رہیں گی۔

اسی طرح ناصرات الاحمدیہ ہیں۔ ناصرات الاحمدیہ کا مطلب یہ ہے کہ احمدیت کی خدمت کرنے والیاں، مدد کرنے والیاں، اس کے دین کے کاموں کو آگے بڑھانے والیاں، اللہ تعالیٰ کے دین کو دنیا میں پھیلانے والیاں۔ پس آپ لوگ جو ناصرات ہیں خاص طور پر جو بڑے معیار کی ناصرات ہیں، 12 سے 15 سال تک کی یہ عقلمند ہوتی ہیں، شعور پیدا ہو جاتا ہے۔ آپ کو اپنے آپ کو خاص طور پر اس چیز کے لئے تیار کرنا ہے کہ آپ کا ہر کام، آپ کا ہر فعل خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا ہو اور جماعت احمدیہ کے لئے باعث فخر ہو اور آپ ہمیشہ خدمت گاروں میں اور مددگاروں میں شمار کی جانے والی ہوں۔

پس چاہے آپ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات ہیں، چاہے ناصرات الاحمدیہ کی ممبرات ہیں دونوں پر بہت اہم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جن کو آپ نے نبھانا ہے۔ پس اس بات کو آپ کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اللہ تعالیٰ نے خاص موقع پر عورتوں کی بیعت کا حکم دیا۔ ایک دو شرائط کا میں ذکر کر دیتا ہوں۔ فرمایا: اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا (الممتحنہ:13) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی۔ پھر فرمایا: وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ (الممتحنہ:13) کہ معروف باتوں میں تیری نافرمانی نہیں کریں گی۔ پس یہ باتیں بہت اہم باتیں ہیں۔ اگر آپ ان چیزوں کو، ان باتوں کو پلّے باندھ لیں گی تو یقیناً آپ حقیقی لجنہ اماء اللہ اور حقیقی ناصرات کہلانے والی ہوں گی۔

اگر آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شرائط بیعت پر غور کریں تو یہ باتیں وہاں بھی آپ کو نظر آئیں گی۔ انہی شرائط پر آپ نے احمدیت قبول کی ہوئی ہے۔ اس لئے بہت غور کا مقام ہے۔

جب آپ شرک نہ کرنے کا عہد کرتی ہیں، اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کسی کو نہ لانے کا عہد کرتی ہیں تو اس وقت یہ آپ کو خیال آئے گا کہ اس کے مقابلے پر اس کو کسی طرح میں حاصل کر سکتی ہوں۔ اور وہ تبھی حاصل ہو سکتا ہے جب آپ اپنی نمازوں اور عبادتوں کی طرف توجہ دینے والی ہوں گی اور نمازوں کے مقابلے پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کے مقابلے پر کسی چیز کو بھی اس سے مقدم نہیں ٹھہرائیں گی۔

نماز کا حکم ایک بنیادی حکم ہے جو ہر مسلمان پر ہر بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دس سال کے بچے ہو جائیں تو ان پر سختی کرو کہ وہ نماز پڑھیں۔ اور لڑکوں کو باجماعت نماز پڑھنے کی عادت ڈالو۔ اور اسی طرح عورتوں اور بچیوں کو نماز پڑھنے کی عادت ڈالو۔ سوائے چند شرعی عذرات کے جن میں عورتوں کو نماز نہ پڑھنے کی اجازت ہے ہمیشہ نماز کی پابندی کرنی چاہئے۔ اگر آپ اس بات کی پابندی کرنے والی ہوں گی، اپنی عبادتوں کی اور اپنی نمازوں کی صحیح طرح حفاظت کرنے والی ہوں گی تو یہی چیز ہے جو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتے ہوئے آپ کی اولاد کی بھی صحیح تربیت ہوگی۔ یہاں جو فرمایا وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ (الممتحنہ:13) اب ایسے کوئی ماں تو اپنے بچے کو قتل نہیں کرتی۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ اپنی حالتیں ایسی بناؤ اور اپنے بچوں کی تربیت ایسی کرو کہ وہ اللہ کے دین پر قائم ہو جائیں اور اللہ کی طرف جھکنے والے ہوں اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہوں اور نیک اعمال بجا لانے والے ہوں تا کہ ہمیشہ وہ اس دنیا میں بھی آپ کی نیک نامی کا باعث ہوں، اللہ تعالیٰ سے جزا پانے والے ہوں اور آخرت میں بھی آپ بھی، آپ کی اولادیں بھی اور آپ کی نسلیں بھی اللہ تعالیٰ سے جزا پانے والی ہوں۔

اسی طرح آپ نے ایک عہد کیا، لجنہ کے عہد میں بھی آپ دوہراتی ہیں کہ معروف باتوں میں کبھی نافرمانی نہیں کریں گی۔ یہی عہد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی شرائط بیعت میں آپ سے لیا۔ تو معروف باتیں کیا ہیں؟ معروف باتیں وہ نیکی کی باتیں ہیں جو آپ کو وقتاً فوقتاً خلیفۂ وقت کی طرف سے کہی جاتی ہیں، تحریک کی جاتی ہیں۔ اور حالات کو دیکھ کر مختلف قسم کی نیکیاں جو قرآن کریم میں درج ہیں ان کے بارہ میں زیادہ تحریک کی جاتی ہے۔ تو اس لحاظ سے یہ بھی آپ کا ایک عہد ہے۔ اور ایک عہد نبھانا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہارے عہدوں کے بارہ میں تم سے پوچھا جائے گا۔ اس لئے ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ نے معروف فیصلے پر عمل درآمد کرنے کا جو عہد کیا ہے اس کو نبھانا بھی ہے۔

پس معروف فیصلہ جیسا کہ مَیں نے کہا نیک باتوں پر عمل کرنا ہے۔ اور معروف یہی نیکیاں ہیں جس کو معروف کہتے ہیں اور اس پر عمل کرنا آپ کا فرض ہے۔ وقتاً فوقتاً اس کی تحریک ہوتی رہتی ہے اور مجھے بڑی خوشی ہے کہ جب بھی کسی بات کی تحریک ہوئی اور توجہ دلائی گئی، چاہے عبادتوں کی طرف توجہ دلانا ہے اور نیکی کے دوسرے کاموں کی طرف توجہ دلانا ہے جماعت احمدیہ میں دنیا میں ہر جگہ بلا امتیاز بلا تخصیص لجنہ اماء اللہ نے ہمیشہ لبیک کہا ہے۔ اگر آپ اسلام کی تاریخ پر نظر ڈالیں اور ہمیں صحابیات میں سے ایسی عورتیں نظر آتی ہیں جو عبادت کرنے میں مردوں سے بھی آگے نکل گئی تھیں۔ جماعت احمدیہ کی ابتدائی تاریخ پر نظر ڈالیں تو ہمیں ایسی خواتین بھی نظر آتی ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے عبادتوں میں اعلیٰ معیار قائم کرنے والی تھیں۔ اسی طرح دوسرے کام ہیں مثلاً اسلامی جنگوں کے ابتدائی دَور میں مسلمان صحابیات نے، خواتین نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ جنگی میدان میں نرسنگ کا کام کرتی رہیں۔ فوجیوں کی مریضوں کی دیکھ بھال کرتی رہیں۔ اسی طرح یہ بھی ہوا کہ اگر کبھی مسلمان لشکر خوفزدہ ہو کر دشمن سے پیچھے دوڑا تو مسلمان عورتوں نے ان کو غیرت دلائی اور آپ آگے کھڑی ہو گئیں اور اس کی وجہ سے پھر مسلمان لشکر نے جا کے دوبارہ جو اہم کام تھا دفاع کا وہ انجام دیا اور فتح حاصل کی۔ پس یہ باتیں تاریخ میں اس لئے محفوظ کی گئی ہیں تا کہ آئندہ آنے والی عورتیں بھی اس بات کو یاد رکھیں اور اپنے آپ کو بھی اس مقام کو حاصل کرنے والا بنائیں جو قرونِ اولیٰ کی عورتوں نے حاصل کیا تھا۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی اور بعد میں خلافت ثانیہ میں بھی ، خلافت ثالثہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے عورتیں دنیا کو اپنے مقام کی پہچان کروانے والی بنتی رہیں یا جماعت احمدیہ میں ہمیشہ عورتوں کی پہچان رہی کہ وہ قربانیوں میں اور عبادتوں میں آگے بڑھنے والی ہیں۔

آپ لوگوں کا یہ بھی کام ہے کہ اب جو قربانیاں ہمارے بڑوں نے کیں اور جن عبادتوں کے معیار ہمارے بڑوں نے قائم کئے ان کو آپ نے ہمیشہ جاری رکھنا ہے۔ مثلاً مَیں عورتوں کی قربانی کی مثال دیتا ہوں ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے زمانہ میں جب انہوں نے تحریک جدید کی مالی تحریک کی تو ایک غریب مرغیوں کے انڈے لے کر آ گئی کہ میرے پاس یہی کچھ ہے جو مَیں پیش کرتی ہوں ۔ اور اسی طرح بعد میں بھی عورتوں نے قربانی کی انتہائی اعلیٰ مثالیں قائم کیں ۔ کئی عورتوں نے اپنے زیور پیش کر دیئے ۔ اسی طرح اپنی اولاد کو وقف کرنے کے لئے پیش کیا ۔ آج بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جب وقفِ نَو کی تحریک ہوئی تو دنیا میں احمدی خواتین نے اپنی اولادوں کو وقفِ نَو کے لئے پیش کیا اور اب تک کرتی چلی جا رہی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہی وقفِ نَو کی جو فوج ہے امید ہے احمدیت کے لئے ایک اہم کردار ادا کرنے والی بنے گی۔ پس قربانیاں کرتے چلے جانا اور نیکیوں پر قائم رہتے چلے جانا اور اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرتے چلے جانا ہر احمدی عورت کا فرض ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی جزا بھی دیتا ہے۔ اور اس کے پھل انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس دنیا میں بھی حاصل کریں گے اور آخرت میں بھی حاصل کریں گے۔

مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ جس طرح دنیا میں باقی جگہ عورتوں نے اپنی اولادوں کو وقف نو کے لئے پیش کیا ہے کیرالہ کے علاقہ میں بھی ، اس علاقہ میں بھی بہت ساری خواتین نے اپنی اولادوں کو وقف نو کے لئے پیش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے ۔ لیکن یہ وقف میں پیش کرنے کے بعد ان کی ذمہ داری ختم نہیں ہو گئی بلکہ یہاں ان کی تربیت کا ایک نیا دور شروع ہو گیا ہے۔ انہوں نے خاص طور پر اپنے واقفین نو بچوں کی تربیت کرکے ، ویسے تو ہر بچے کی تربیت کرنا عورت کا فرض ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا خدا تعالیٰ نے فرمایا اپنی اولاد کو قتل نہ کرو اور قتل نہ کرنے سے یہ مراد ہے کہ ان کی اتنی بُری تربیت نہ کرو کہ وہ خراب ہو جائیں اور اپنے بدانجام کو پہنچیں۔ لیکن واقفینِ نَو کو جو آپ جماعت کو تحفہ کے طور پر پیش کر رہی ہیں ان کی خاص طور پر ایسی تربیت کریں کہ ان کو خدا تعالیٰ سے ایک خاص لگاؤ ہو اور دین کی طرف رغبت ہو اور دنیا کی طرف سے بے رغبتی ہو۔

اسی طرح مجھے اس بات کی بھی خوشی ہے جیسا کہ انہوں نے بتایا کہ انعامات ابھی تقسیم ہوئے کہ کیرالہ کی لجنہ نے پورے ہندوستان میں انعامات حاصل کئے ۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ لوگوں کو دین کے کام سے ایک لگاؤ ہے اور اس کی خاطر آپ اپنا وقت ، مال اور ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار رہتی ہیں اسی لئے آپ کو یہ انعام ملا جو پورے ہندوستان میں آپ لوگوں کو اچھی پوزیشن کے لئے ملا ہے اس کو بھی جاری رکھیں اور کبھی اس کو ختم نہ ہونے دیں۔ آج کل جیسا کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ ہر جگہ خبر پہنچ جاتی ہے سنتی بھی ہیں اور دیکھتی بھی ہیں لجنہ اماء اللہ دنیا میں ہر جگہ Active ہے اور خاص طور پر مالی قربانیوں میں بھی Active ہیں اور مساجد بنانے میں خاص کردار ادا کرنے والی ہیں ۔ ابھی گزشتہ دنوں مَیں نے برلن کی مسجد کا افتتاح کیا۔ وہ بھی خواتین نے بڑی مالی قربانی کر کے بنائی تھی تو مالی قربانیوں میں عورتیں بہت آگے بڑھتی چلی جا رہی ہیں ۔

اور مجھے خوشی اس بات کی ہے کہ کیرالہ کی جماعت کی لجنہ نے بھی یہ وعدہ کیا ہے کہ یہاں کا جو کیپیٹل (Capital) ہے TrivanTrum یہاں ایک سینٹر خریدنا چاہتے ہیں تو لجنہ نے پیشکش کی ہے کہ لجنہ اس میں ایک بڑا اہم کردار ادا کرنا چاہتی ہے۔ بہت خوشی کی بات ہے ۔ اللہ تعالیٰ لجنہ کو توفیق دے کہ وہ اس مالی قربانی میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ہوں ۔ گو کہ یہ بہت بڑا خرچ ہے لیکن ہمیشہ کی طرح کیرالہ کی جماعت اپنے پاؤں پر کھڑی رہی ہے اور یہ لوگ اپنے اخراجات برداشت کرتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ جہاں مردوں کو توفیق دے گا وہاں عورتوں کو بھی توفیق دے کہ وہ اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں ۔ بہرحال صدر لجنہ نے یہ وعدہ کیا ہے یقیناً آپ لوگوں کے جذبہ کو دیکھ کر کیا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ اس جذبہ کو قائم رکھے اور آپ کو وعدہ پورا کرنے کی توفیق دے۔

ناصرات الاحمدیہ سے مَیں کہنا چاہتا ہوں جیسا کہ مَیں نے آپ کو بتایا آپ کے نام کا مطلب کیا ہے۔ ہمیشہ اس بات کو ذہن میں رکھیں ۔ یہ علاقہ جو ہے یہ Literacy Rate میں سو فیصد ہے اور امید ہے احمدی بھی ، بلکہ ظاہر ہے، اس میں سو فیصد پڑھے لکھے ہوں گے ۔ جو بھی معیار ہے ان کی پڑھائی کا لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ صرف دنیوی پڑھائی کو حاصل کرنا آپ کا مقصد نہیں ہے۔ سو فیصد Literacy Rate کے ساتھ آپ لوگوں کو اسی شوق کے ساتھ قرآن کریم کی تعلیم اور دینی علم سیکھنے کی طرف بھی توجہ پیدا ہونی چاہئے تا کہ اپنے آپ کو بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والی بنائیں اور آئندہ اپنی نسلوں کو بھی صحیح تربیت پر چلانے والی بنا سکیں ۔ اسی لئے اس طرف خاص طور پر توجہ دیں تا کہ اپنی دنیا و آخرت بھی سنوارنے والی ہوں اور اپنی آئندہ نسلوں کو بھی ۔ انشاء اللہ۔

پس مختصراً یہی مَیں چند باتیں کرنا چاہتا ہوں ۔ ہمیشہ یاد رکھیں اپنی عبادتوں کے معیار قائم کرنے ہیں ۔ اپنی اور اپنی اولادوں کی تربیت کرنے کی طرف خاص طور پر توجہ دینی ہے ۔ دین سے ہمیشہ منسلک رکھنا ہے۔ دین کے مقابلہ پر دنیا کو ہیچ سمجھنا ہے۔ ہمیشہ دین مقدم رہنا چاہئے ۔ اور ہمیشہ خلافت کی ، نظام جماعت کی آواز پر لبیک کہنا چاہئے اور اس کی خاطر ہر قربانی کے لئے ہر وقت آپ کو تیار رہنا چاہئے ۔ اگر یہ کریں گی اور یہ حق ادا کرنے والی ہوں گی تو آپ بہترین لجنہ کہلانے والی بنیں گی اور بہترین ناصرات کہلانے والی بنیں گی اور وہ حق ادا کرنے والی بنیں گی جس کے لئے آپ نے احمدیت کو قبول کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ۔

اب دعا کرلیں۔